چار عالی نسبت شخصیات کا سانحہ ارتحال

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم!

گزشتہ ماہ یکے بعد دیگرے اہل حق کی تین عظیم علمی اور روحانی شخصیات اس جہانِ فانی سے رخصت ہو کر دار بقا کو سدھار گئیں۔ تینوں ہی عالی نسب، بلند نسبت، علم و عمل کے پیکر اور سرمایہ اہل سنت تھے۔ افسوس یہ ہے کہ ایک ایک کر کے بہترینِ امت اور علماء حق اس دنیا سے اٹھ رہے ہیں اور ان کی جگہ لینے والا کوئی نہیں۔ حدیث شریف میں ہے......

اِنَّ اللّٰہَ لَایَقْبِضُ الْعِلْمَ اِنْتِزَاعًایَّنْتَزِعُہٗ مِنَ الْعِبَادِ،وَلٰکِنْ یَّقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ......(متفق علیہ)......یہاں عالم سے مراد محض حروف شناس نہیں بلکہ ''عالم ربانی'' مراد ہے، جس کے علم و عمل میں یکسانیت اور توافق ہے، یوں تو عالم کہلانے والے بہت ہیں، علماءِ ربانیین ہی کمیاب ہو رہے ہیں۔

پہلی شخصیت خطیب اسلام حضرت مولانا محمد سالم قاسمی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ آپ حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ کے پڑپوتے اور حضرت مولانا قاری محمد طیب رحمہ اللہ کے فرزند گرامی تھے۔ اپنے اجدادِ کرام کی جملہ روایات کے امین اور وارث، خاندانِ قاسمی کے چشم و چراغ اور اپنے والد گرامی حضرت مولانا قاری محمد طیب قاسمی رحمۃ اللہ علیہ کے علم و تقویٰ اور تدریس و خطابت کے پرتو تھے۔

کچھ عرصہ سے آپ کی شدید علالت کی خبریں آ رہی تھیں۔ بظاہر کوئی ایسی بیماری نہ تھی، تمام ڈاکٹری رپورٹس مثبت تھیں، محض ضعف و اضمحلال کی کیفیت تھی جو دن بدن بڑھ رہی تھی۔ بالآخر وقت معہود آ پہنچا اور 14 اپریل 2018ء کی شب ڈھائی بجے آپ نے اس جہانِ فانی کو الوداع کہہ دیا......انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ آپ کی تربت پر پیہم اپنی رحمتوں کی برسات برسائے۔ آپ کی وفات پر یہ کہنا کہ ان کے جانے سے پیدا ہونے والا خلا کبھی پر نہ ہو سکے گا......بہت چھوٹا جملہ ہے۔

جن حضرات نے حضرت مولانا قاری محمد طیب رحمۃ اللہ علیہ کو سنا ہے وہ گواہی دیتے ہیں کہ آپ کی خطابت حضرت قاری محمد طیب صاحب رحمہ اللہ کا عکس ہوتی تھی۔ وہی اسلوب، وہی سلاست و روانی......اور وہی عالمانہ شان و وقار! دنیا حضرت قاری صاحب رحمہ اللہ کو ''متکلم اسلام'' کے نام سے جانتی ہے، اس معنی میں آپ نے اپنے والد